14022-تعدد زوجات کا حکم اوراس کی حکمت

سوال

حقیقی طور میں پر میں اسلام کی رغبت رکھتی تھی، اوراس ویب سائٹ پر آئی تا کہ مزید اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرسکوں، میں ویب سائٹ کے صفحات کو دیکھ رہی کہ جس سے میں نے دین اسلام کے بارہ میں بہت کچھ جانا جو کہ پہلے نہیں جانتی تھی۔
اوران امور نے تو مجھے پریشان کرکے رکھ دیا اور میرے ذہن کو بکھیر دیا ہے، اور ہوسکتا ہے کہ مجھے اسلام سے داخل ہونے سے بھی دور لے گئی ہوں، مجھے افسوس ہے کہ میں اس طرح کا سوچنے لگی ہوں، لیکن یہ حقیقت ہے، جن امور نے مجھے پریشان کیا ہے ان میں سے ایک تو تعدد زوجات (ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنا ہے) ہے۔
میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ قرآن مجید میں اس کا بیان کس جگہ کیا گیا ہے ؟
میری یہ بھی گزارش ہے کہ آپ میرے لیے چند ایک ھدایات بھی ارسال کریں جو کہ میری صحیح زندگی گزارنے میں معاون بن سکیں تا کہ میں صحیح راستے سے بھٹک نہ جاؤں۔

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی نے رسالت کو دین اسلام کے ساتھ ختم کیا ہے اور یہ وہی دین اسلام ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالی نے یہ بتایا کہ اس کے علاوہ کوئی اور دین قابل قبول نہیں ہوگا۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا :

{بلاشبہ اللہ تعالی ہاں دین تو اسلام ہی ہے اور جو کوئی بھی دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں بھی خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا} آل عمران (85)۔

لھذا آپ کا دین اسلام کو قبول نہ کرنا اوراس سے دور ہوجانا آپ کے لیے بہت ہی بڑا خسارہ شمار ہوگا، اور پھر آپ سے سعادت مندی کی زندگی بھی آپ سے چھن جائے گی جو کہ آپ کے انتظار میں تھی کہ اگر آپ اسلام میں داخل ہوں تو آپ کو وہ سعادت بھی حاصل ہو۔

تو اس لیے ہم یہی کہیں گے آپ جتنی جلدی ہوسکے اسلام قبول کرلیں، اوراس میں کسی بھی قسم کی تاخیر نہ کریں کیونکہ اسلام قبول کرنے میں تاخیر کا انجام اچھا نہیں۔

اور آپ نے جو یہ کہا ہے کہ آپ کا اسلام سے دور ہٹنے کا سبب تعدد زوجات ہے، تو اس کے بارہ میں ہم سب سے پہلے تو حکم بیان کریں گے، پھر اس کی حکمت اوراچھی غرض وغایت بھی آپ کے سامنے رکھیں گے۔۔۔

اول :

دین اسلام میں تعدد زوجات کا حکم :

تعدد کی اباحت اوراس کے جواز میں شرعی نصوص :

اللہ تبارک وتعالی نے اپنی کتاب عزیز قرآن مجید میں فرمایا ہے :

.{اوراگر تمہیں یہ خدشہ ہوکہ تم یتیم لڑکیوں سے نکاح کرکے انصاف نہیں کرسکوں گے تواور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو، دودو، تین تین، چارچار سے، لیکن اگر تمہیں برابری اورعدل نہ کرسکنے کا خوف ہو توایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈي، یہ زیادہ قریب ہے کہ تم ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ}.النساء (3) ۔

توتعدد کے جوازمیں یہ نص ہے اوراس آیت سے اس کے جوازپر دلیل ملتی ہے ، لھذا شریعت اسلامیہ میں یہ جائزہے کہ وہ ایک عورت یا پھر دویا تین یا چار عورتوں سے بیک وقت شادی کرلے ، یعنی ایک ہی وقت میں اس کے پاس ایک سے زیادہ بیویاں رہ سکتی ہیں ۔

لیکن وہ ایک ہی وقت میں چار بیویوں سے زیادہ نہیں رکھ سکتا اورنہ ہی اس کے لیے ایسا کرنا جائزہے ، مفسرون ، فقھاء عظام اورسب مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کسی نے بھی اس میں کوئی اختلاف نہیں کیا ۔

اوریہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ تعددزوجات کے لیے کچھ شروط بھی ہیں : ان میں سے سب سے پہلی شرط عدل ہے :

اول :

عدل :

اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

.{تواگر تمہیں یہ خدشہ ہوکہ تم ان کے درمیان برابراورعدل نہیں کرسکتے توپھر ایک ہی کافی ہے}.النساء (3) ۔

تواس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تعددزوجات کے لیے عدل شرط ہے ، اوراگرآدمی کویہ خدشہ ہوکہ وہ ایک سے زیادہ شادی کرنے کی صورت میں عدل وانصاف نہیں کرسکے گا توپھر اس کے لیے ایک سے زیادہ شادی کرنا منع ہے ۔

اورتعدد کے جوازکے لیے جوعدل اوربرابری مقصوداورمطلوب ہے وہ یہ ہے کہ اسے اپنی بیویوں کے مابین نفقہ ، لباس ، اوررات بسر کرنے وغیرہ اورمادی امورجن پر اس کی قدرت اوراستطاعت ہے میں عدل کرنا مرادہے ۔

اورمحبت میں عدل کرنے کے بارہ میں وہ مکلف نہیں اورنہ ہی اس چیز کا اس سے مطالبہ ہے اورنہ ہی وہ اس کی طاقت رکھتا ہے اورپھر اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان کا بھی یہی معنی ہے :

.{اورتم ہرگزعورتوں کے مابین عدل نہیں کرسکتے اگرچہ تم اس کی کوشش بھی کرو}.النساء (129) ۔

دوم : دوسری شرط :

بیویوں پر نفقہ کی قدرت (خرچہ کرنے کی استطاعت) :

اس شرط کی دلیل یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز میں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

.{اوران لوگوں کوپاکدامن رہنا چاہیے جواپنا نکاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتے حتی کہ اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی کردے}.النور (33)

اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت کریمہ میں یہ حکم دیا ہے کہ جو بھی نکاح کرنے کی استطاعت اور طاقت رکھتا ہو اور اسے کسی قسم کا مانع نہ ہو تو وہ پاکبازی اختیار کرے، اور نکاح کے مانع اشیاء میں یہ چیزیں داخل ہیں :

جس کے پاس نکاح کرنے کے لیے مہر کی رقم نہ ہو، اور نہ ہی اس کے پاس اتنی قدرت ہو کہ وہ شادی کے بعد اپنی بیوی کا خرچہ برداشت کر سکے۔

دیکھیں المفصل فی احکام المراۃ (286/6)۔

دوم :

تعدد نکاح کی اباحت میں حکمت :

1- تعدد اس لیے مباح کیا گیا ہے کہ امت مسلمہ کی کثرت ہو سکے، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ کثرت شادی کے بغیر نہیں ہو سکتی، اور ایک بیوی کی بنسبت اگر زیادہ بیویاں ہوں تو پھر کثرت نسل میں بھی زیادتی ہو گی۔

اور عقلمندوں کے ہاں یہ بات معروف ہے کہ افراد کی کثرت امت کے لیے تقویت کا باعث ہوتی ہے، اور پھر افرادی قوت کی زیادتی سے کام کرنے کی رفتار بھی بڑھے گی جس کے سبب سے اقتصادیات بھی مضبوط ہوں گی- لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ حکمران ملک میں اگر تدبیری امور صحیح جاری کریں اور موارد سے صحیح طور پر نفع اٹھائیں تو پھر-۔

آپ ان لوگوں کی باتوں میں نہ آئیں کہ جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ افراد کی کثرت سے زمین کے موارد کو خطرہ ہے اور وہ انہیں کافی نہیں رہیں گے، یہ ان کے بات غلط ہے اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی حکیم و علیم ہے جس نے تعدد کو مشروع کیا اور اپنے بندوں کے رزق کی ذمہ داری بھی خود ہی اٹھائی، اور زمین میں وہ کچھ پیدا فرمایا جو ان سب کے لیے کافی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے، اور اگر کچھ کمی ہوتی ہے تو وہ حکومتوں اور اداروں کے ظلم وزیادتی اور غلط قسم کی پلاننگ کی وجہ سے ہے۔

مثال کے طور پر آپ سکان اور افرادی قوت کے اعتبار سے سب سے بڑے ملک چین کو ہی دیکھیں جو کہ اس وقت پوری دنیا میں سب سے قوی ملک شمار کیا جاتا ہے، بلکہ کئی ہزار گناہ شمار ہوتا ہے، اور اسی طرح دنیا کا سب سے بڑا صنعتی ملک بھی چین ہی شمار ہوتا ہے، تو کون ہے جو چین پر چڑھائی کرنے کا سوچے اور اس کی جرات کرے کاش ؟ اور پھر کیوں ؟

2- سروے سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے، تو اس طرح اگر ہر مرد صرف ایک عورت سے ہی شادی کرے تو اس کا معنی یہ ہوا کہ کتنی ہی عورتوں شادی کے بغیر بچ جائیں گے جو کہ معاشرے اور بذات خود عورت کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہو گا۔

عورت ذات کو جو نقصان پہنچے گا وہ یہ کہ اس کے پاس ایسا خاوند نہیں ہو گا جو اس کی ضروریات پوری کرے اور اس کے معاش اور رہائش وغیرہ کا بندوبست کرے اور حرام قسم کی شھوات سے اسے روک کر رکھے، اور اس سے ایسی اولاد پیدا کرے جو کہ اس کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک ہو، جس کی بنا پر وہ غلط راہ پر چل نکلے گی اور ضائع ہو جائے گی سوائے اس کے جس پر آپ کے رب کی رحمت ہو۔

اور جو کچھ معاشرے کو نقصان اور ضرر ہو گا وہ یہ ہے کہ سب کو علم ہے کہ خاوند کے بغیر بیٹھی رہنے والی عورت سیدھے راستے سے منحرف ہو جائے گی اور غلط اور گندے ترین راستے پر چل نکلے گی، جس سے وہ عورت زنا اور فحش کام میں پڑ جائے گی- اللہ تعالی اس سے بچا کر رکھے- اور معاشرے میں فحاشی اور گندے ترین ایڈز اور اس جیسے دوسرے متعدی امراض پھیلیں گے جن کا کوئی علاج نہیں، اور پھر خاندان تباہ ہوں گے اور حرام کی اولاد بہت زیادہ پیدا ہونے لگے گی جسے یہ علم ہی نہیں ہو گا کہ ان کا باپ کون ہے ؟

تواس طرح انہیں نہ توکوئی مہربانی اورنرمی کرنے والاہاتھ ہی میسر ہوگا، اورنہ ہی کوئی ایسی عقل ملے گی جوان کی حسن تربیت کرسکے، اورجب وہ اپنی زندگی کا آغاز کریں اوراپنی حقیقت حال کا انہیں علم ہوگا کہ وہ زنا سے پیداشدہ ہیں توان کے سلوک پر برااثر پڑے گا اوروہ الٹ جائیں اورپھر انحراف اورضائع ہونا شروع ہوجائیں گے۔

بلکہ وہ اپنے معاشرے پر وبال بن جائیں گے اوراسے سزادیں گے، اورکسے معلوم ہوسکتا کہ وہ اپنے معاشرے کی تباہی کے لیے کدال بن کراسے تباہ کرکے رکھ دیں، اورمنحرف قسم کے گروہوں کے لیڈر جن جائیں، جیساکہ آج دنیا کے اکثر ممالک کی حالت بن چکی ہے۔

3-مرد حضرات ہر وقت خطرات سے کھیلتے رہتے ہیں جوکہ ہوسکتا ہے ان کی زندگی ہی ختم کردے، اس لیے کہ وہ بہت زیادہ محنت ومشقت کے کام کرتے ہیں، کہیں تووہ لڑائیوں میں لشکر میں فوجی ہیں، تومردوں کی صفوں میں وفات کا احتمال عورتوں کی صفوں سے زیادہ ہے، جوکہ عورتوں میں بلاشادی رہنے کی شرح زیادہ کرنے کا باعث اورسبب ہے، اوراس کا صرف ایک ہی حل تعدد ہے کہ ایک سے زیادہ شادیاں کی جائیں۔

4–مردوں میں کچھ ایسے مرد بھی پائے جاتے ہیں جن کی شھوت قوی ہوتی ہے اورانہیں ایک عورت کافی نہیں رہتی، تواگرایک سے زیادہ شادی کرنے کا دروازہ بند کردیا جائے اوراس سے یہ کہا جائے کہ آپ کوصرف ایک بیوی کی ہی اجازت ہے تووہ بہت ہی زیادہ مشقت میں پڑجائے گا، اورہوسکتا ہے کہ وہ اپنی شھوت کسی حرام طریقے سے پوری کرنے لگے۔

آپ اس میں یہ بھی اضافہ کرتے چلیں کہ عورت کوہرماہ حیض بھی آتا ہے اورجب ولادت ہوتی ہے توپھر چالیس روزتک وہ نفاس کی حالت میں رہتی ہے جس کی بنا پر مرداپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کرسکتا، کیونکہ شریعت اسلامیہ میں حیض اورنفاس کی حالت میں ہم بستری یعنی جماع کرنا حرام ہے، اورپھر اس کا طبی طورپر بھی نقصان ثابت ہوچکا ہے، تواس لیے جب عدل کرنے کی قدرت ہوتوتعدد مباح کردیا گیا۔

5-یہ تعدد صرف دین اسلامی میں ہی مباح نہیں کیا گیا بلکہ پہلی امتوں میں بھی یہ معروف تھا، اوربعض انبیاء علیھم السلام کئی عورتوں سے شادی شدہ تھے، دیکھیں اللہ تعالی کے یہ نبی سلیمان علیہ السلام ہیں جن کی نوے بیویاں تھیں، اورعھد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی ایک مردوں نے اسلام قبول کیا توان کے پاس آٹھ بیویاں تھیں اوربعض کی پانچ تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان میں سے چار کورکھیں اورباقی کوطلاق دے دیں۔

6–ہوسکتا ہے ایک بیوی بانجھ ہویا پھر خاوند کی ضرورت پوری نہ کرسکے، یا اس کی بیماری کی وجہ سے خاوند اس سے مباشرت نہ کرسکے، اورخاوند کوئی ایسا ذریعہ تلاش کرتا رہے جوکہ مشروع ہواوروہ اپنی ازواجی زندگی میں اپنی خواہش پوری کرنا چاہے جوکہ اس کے لیے مباح ہے تواس کے لیے اس کے پاس اورکوئی چارہ نہیں کہ وہ دوسرے شادی کرے۔

تواس لیے عدل وانصاف اور بیوی کے بھلائی یہی ہے کہ وہ بیوی بن کرہی رہے اوراپنے خاوند کودوسری شادی کرنے کی اجازت دے دے۔

7-اوریہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت آدمی کے قریبی رشتہ داروں میں سے ہوجس کا کوئی اعالت کرنے والا نہ ہواوروہ شادی شدہ بھی نہیں یا پھر بیوہ ہواوریہ شخص خیال کرتا ہوکہ اس کے ساتھ سب سے بڑااحسان یہی ہے کہ وہ اسے اپنی بیوی بنا کراپنے ساتھ اپنی پہلی بیوی کے ساتھ گھر میں رکھے تاکہ اس کے لیے عفت وانفاق دونوں جمع کردے جوکہ اسے اکیلاچھوڑنے اوراس پرخرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

8-کچھ مشروع مصلحتیں جوتعدد کی دعوت دیتی ہیں :

مثلا دوخاندانوں کے مابین روابط کی توثیق، یا پھر کسی جماعت اورکچھ افراد کے رئیس اوران کے مابین راوبط کی توثیق، اوروہ یہ دیکھے کہ یہ غرض شادی سے پوری ہوسکتی ہے اگرچہ اس پر تعدد ہی مرتب ہو یعنی اسے ایک سے زیادہ شادیاں کرنی پڑیں۔

اعتراض :

ہوسکتا ہے کوئی اعتراض کرتا ہوا یہ کہے :

تعدد یعنی ایک سے زائد بیویاں کرنے میں ایک ہی گھر میں کئی ایک سوکنوں کا وجود پیدا ہوگا، اوراس بنا پر سوکنوں میں دشمنی وعداوت اورفخر ومقابلہ پیدا ہوجائے گا جس کا اثر گھر میں موجود افراد یعنی اولاد اورخاوند پر بھی ہوگا، جوکہ ایک نقصان دہ چیز ہے، اورضرر ختم ہوسکتا ہے اوراسے ختم کرنے کے لیے تعدد زوجات کی ممانعت ضروری ہے۔

اعتراض کا رد :

اس کا جواب یہ ہے کہ :

خاندان میں ایک بیوی کی موجودگی میں بھی نزاع اورجھگڑا پیدا ہوسکتا ہے، اوریہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں نزاع اورجھگڑا پیدا نہ ہو، جیسا کہ اس کا مشاہدہ بھی کیا گیا ہے۔

اوراگر ہم یہ تسلیم بھی کرلیں کہ ایک بیوی کی بنسبت زیادہ بیویوں کی صورت میں نزاع اورجھگڑا زیادہ پیدا ہوتا ہے، تواگر ہم اس جھگڑے کو ضرر اورنقصان اورشر بھی شمار کرلیں تویہ سب کچھ بہت سی خیر کے پہلو میں ڈوبا ہوا ہے، اورپھر زندگی میں نہ توصرف خیر ہی خیر ہے اورنہ ہی صرف شر ہی شر، مطلب یہ ہے کہ مقصود ومطلوب وہ چیز ہے جوکہ غالب ہو توجس کے شر پر خیر اوربھلائی غالب ہوگی اسے راجح قرار دیا جائے گا، اورتعدد میں بھی اسی قانون کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

اورپھر ہر ایک بیوی کا مستقل اورعلیحدہ رہنے کا شرعی حق ہے، اورخاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی بیویوں کو ایک ہی مشترکہ گھر میں رہنے پر مجبور کرے۔

ایک اوراعتراض :

جب تم مرد کے لیے ایک سے زیادہ شادیاں کرنا مباح کرتے ہو توپھر عورت کے لیے تعدد کیوں نہیں، یعنی عورت کو یہ حق کیوں نہیں کہ ایک سے زیادہ آدمیوں سے شادی کرسکے ؟

اس اعتراض کا جواب :

عورت کو اس کا کوئی فائدہ نہیں کہ اسے تعدد کا حق دیا جائے، بلکہ اس سے تو اس کی قدر اورعزت میں کمی واقع ہوگی، اوراس کی اولاد کا نسب بھی ضائع ہوگا، اس لیے کہ عورت نسل بننے کا مستودع ہے، اورنسل کا ایک سے زیادہ مردوں سے بننا جائز نہیں اورپھر اس میں بچے کے نسب کا بھی ضیاع ہے۔

اوراسی طرح اس کی تربیت کی ذمہ داری بھی ضائع ہوگی اورخاندان بکھر جائے گا اولاد کے لیے باپ کے روابط ختم ہوجائیں گے جوکہ اسلام میں جائز نہیں، اوراسی طرح یہ چیز عورت کی مصلحت میں بھی شامل نہیں اورنہ ہی بچے اورمعاشرے کی مصلحت میں ہے۔

دیکھیں المفصل فی احکام المراۃ (290/6)۔

واللہ اعلم.